سوال

(194) نچلے ہونٹ کے بال کترنا جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا داڑھی کے بال کے اور مونچھوں کے کناورں کے بال جائز ہیں؟ کیا چہرے کے بال نوچنے اور صاف کرنے جائز ہیں؟ ۔ اخوکم : عبدالسلام ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(عنفقہ) داڑھی بچہ کے بال لینے جائز نہیں ۔ عنفقہ نچلے ہونٹ کے نیچے لکھے بالوں کو کہتے ہیں ۔ داڑھی بچہ کے آس پاس کے بال لینے بھی جائز نہیں اوراسی طرح چہرے اور کان کی سید میں رخسار کے بال لینے بھی جائز نہیں اور رخسار پر ابھری ہوئی ہڈی اور باقی رخسار کے بالوں اکھیڑنا جائز نہیں ہے ۔ یہ سب داڑھی کا حصہ ہیں جیسے کہ لغۃ کے علماء نے تصریح کی ہے اور نبی ﷺ نے داڑھی کو معاف کرنے کا حکم دیا ہے اوران سب میں سے کسی کا اکھاڑنا یا کترنا نبی ﷺ کے امر کی مخالفت ہے ۔ اور نیل الاوطار کے حاشیہ (1 143) میں ہے :

فاہدہ : امام احمد بن حنبل سے چہرے کے بال صاف کرنے کے بارے میں پوچھا گیا : توفرمایا : عورتوں کے لئے کوئی حرج نہیں ہے اور مردوں کے لئے مکروہ سمجھتا ہوں ۔ اور المجوع (1 29) میں ہے : امام غزالی کہتے ہیں : داڑھی میں کمی کرنا اور زیادتی کرنا مکروہ ہے اسطرح کہ داڑھی کے ساتھ کنپٹی کے بال ملائے جائیں ۔ یا جب سر مونڈے تو ساتھ داڑھی کے بال بھی کچھ مونڈلئے جائیں ۔ اور اسی طرح داڑھی بچہ کے آس پاس کے بال نوچنا مکروہ ہے انمیں کسی قسم تبدیلی نہ کرے ۔

امام احمد کہتے ہیں : داڑھی کے نیچے حلق کے بال مونڈنے اور مٹھی سے زاہد کترنے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔

امام غزالی احیاءالعلوم (1 245) میں اور امام نووی المجموع (1 291) میں اور شرح مسلم (1 129) میں اور امام الشوکانی نیل الاوطار (1 143) میں کہتے ہیں :

داڑھی میں بارہ خصلتیں مکروہ ہیں ان میں بعض کراہت میں بعض سے زیادہ سخت ہیں :

1 ۔ کالا خضاب لگانا ۔

2 ۔ گندھک وغیرہ سے جلدی سفید ریش بننے کے لئے داڑھی سفید کرنا تاکے کبر سنی کا مظاہرہ کر کے ریاست حاصل کرسکے ۔

3۔ نئی نکلتی ہوئی داڑھی کو اکھیڑنا اور استرے سے اسکی تخفیف کرنا بن داڑھی پن کو ترجیح دیتے ہوے اپنے آپ کو بچہ اور خوبصورت ظاہر کرنے کے لئے اور یہ سب سے زیادہ قبیح خصلت ہے ۔

4۔ داڑھی میں سے سفید بال اکھیڑنا ۔

5۔ بناوٹ اور زینت کے لئے اندازے سے زیادہ اسکی سیٹینگ کرنا تاکہ عورتوں وغیرہ کو بھالگے ۔

6۔ کمی بیشی کرنا ۔

7۔ داڑھی کو پراگندہ چھوڑنا تاکہ اپنے آپ کو زاہد اور بے پرواہ ظاہر کرے ۔

8۔ اسکو لٹکانے میں تصنع سے کام لینا ۔

9۔ خودپسندی کے لئے داڑھی کو دیکھتے رہنا ، جوانی کے دھوکے سے یا بڑھاپے کے فخر سے ۔

10 ۔ داڑھی ہی کو گرہ دینا جیسے کہ ابوداؤد میں رویفع بن ثابت کی جید الاسناد حدیث سے ثابت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : اے رویفع !شاید تیری زندگی لمبی ہو تو لوگوں کو یہ بتادینا کہ جو داڑھی کو گرہ دیتا ہے ، ی وتر (کمان کی تندی) کا قلادہ گلے میں ڈالتا ہے یا جانور کی لید یا ہڈی سے استنجاء کرتا ہے تو محمد ﷺ اس سے بیزار ہے ۔

11۔ داڑھی منڈانا : ہاں اگر عورت کی داڑھی نکلے تو اسے صاف کر سکتی ہے ۔

12۔ داڑھی کو زرد رنگ دینا اتباع سنت کے لئے نہیں اپنے آپ کو صالحین سے مشابہ کرنے کے لئے ۔

13۔ میں کہتا ہوں کہ ہر وقت داڑھی میں کنگھی کرتے رہنا بھی منع ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے : (نھینا عن کثیر من الارفاہ))(نسائی 8 185 رقم : 5239)

ہمیں زیادہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے)

14۔ ہر وضوء کے بعد کنگھی کرنا جیسے بعض صوفی کرتے تھے ۔

جاننا چاہیے کہ داڑھی کی شرعی اور لغوی لحاظ سے حد ہے جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ داڑھی کی حد یہاں تک ہے اور اسے لینا جائز نہیں ۔

شاہ ولی اللہ دھلوی   مسائل اللحیہ ص (29) میں کہتے ہیں کہ طوالت میں داڑھی کی حد داڑھی بچہ (نچلے ہونٹ کے بال) سے ٹوڑی کے نیچے تک اور عرض میں رخساروں کے بال یعنی چہرے کے دونوں طرف کے بال کنپٹی کے بالوں سمیت نچلے جبڑے کے نیچے تک کے بالوں تک یہ سب داڑھی ہی کہلاتی ہے ۔

اور لسان العرب میں ہے : ابن سید کہتے ہیں : داڑھی رخساروں اور ٹوڑی پر اگنے والے بالوں کا جامع نام ہے ۔

اور تاج العروس اور قاموس میں کہا ہے : داڑھی وہ ہے جو رخساروں اور ٹوڑی پر اگیں اور یہ چہرے کے دونوں طرف اور ٹوڑی پر اگنے والے بالوں کا نام ہے ۔

تو اس سے داڑھی کی طول وعرض میں حد معلوم ہو گئی ۔

اسکا عرض چہرے کے دونوں طرف رخساروں اور کنپٹی کے بال ہیں نچلے جبڑے کے نیچے اگے ہوئے بالوں تک ۔ اور لمبائی اسکی داڑھی بچہ کے بالوں سے لیکر ٹوڑی کے نیچے اگے

ہوئے بالو ن تک یہ سب لغت میں داڑھی ہے اور شریعت نے داڑھی کی حد بندی میں لغت می موافقت کی ہے اوراسکی حدود میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ (وفروا اللحی) ۔۔ کہکراسے بڑھانے اور جیسی اگی ہے اسی حالت پر کچھ بھی زائل کئے بغیر باقی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ اسکی خلقت میں کچھ بھی تبدیلی حرام ہے۔

تو اس سے بیانے سے ثابت ہوا کہ جو (متفقھہ) رخساروں کے بال لینے وغیرہ کو جائز کہتے ہیں انکا قول باطل ہے۔ جیسے تاتارخانیہ میں ہے۔ اور اسی طرح جو کترنے کو جائز سمجھتے ہیں مراجعہ کریں (ادلۃ تحریم حلق الحلیہ ص (83)

اور سبالین: اور یہ مونچھوں کے دونوں کناروں کو کہتے ہیں اسے چھوڑنے میں حرج نہیں جیسے کہ عمر کرتے تھے۔ اور انکے کترنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام بہقی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جیسے کہ ادلہ تحریم اللحیہ ص (73) میں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص427

محدث فتویٰ